سوال

(413)ٹی وی کا شرعی حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بہاولنگر سے مرزا اکبر لکھتے ہیں کہ میرے گھر میں ٹی وی نہیں ہے اور نہ ہی اسے پسند کرتا ہوں میرے بچے پڑوس میں جا کر ٹی وی دیکھ آتے ہیں جس سے بچوں کے اخلاق وعادات میں بگاڑ پیدا ہو رہا ہے ۔بچوں کو سزا اس لیے نہیں دیتا کہ اس سے بھی اخلاق پر برا اثر پڑتا ہے کیا ایسے حالات میں مجھے ٹی وی رکھنے کی اجازت ہے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ٹیلی ویژن دور حاضر کا ایک ایسا فتنہ ہے کہ اس کے متعلق نرم گوشہ رکھنے والوں کا ضمیر بھی چیخ اٹھا ہے کہ اس کے دیکھنے سے بچوں کے اخلاق وعادات میں بگاڑ پیدا ہو رہا ہے جیسا کہ سوال میں اس کی وضاحت ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے :'جو لوگ ایمانداروں میں فحاشی پھیلانا چاہتے ہیں وہ دنیا اور آخرت میں سخت سزا کے حق دار ہیں ۔(النور:19/10)

اس آیت کریمہ کی زد میں وہ تمام ذرائع ووسائل آجاتے ہیں جو فحاشی پھیلانے بے حیائی عام کرنے بد اخلاقی کی تعلیم دینے بے راہ روی پر اکسانے جذبات بھڑکانے جنسی خواہشات ابھارنے اور رقص وسرور کا سامان مہیا کرنے پیش پیش ہیں ٹیلی ویژن اگرچہ دنیاوی لحاظ سے بے شما فوائد ومنافع کا حامل ہے لیکن دینی اور اخلاقی اعتبار سے انتہائی نقصان دہ اور ضرر رساں واقع ہوا ہے بالخصوص نئی پود میں آلودگی اور نوجوانوں میں حیا باختگی پیدا کرنے میں اس نے بہت نمایاں کردار ادا کیا ہے ہمارے نزدیک ٹیلی ویژن کے دنیاوی فوائد کے پیش نظر اس کے گھر میں رکھنے کا جواز مہیا کرنا ایک چور دروازہ کھولنا ہے اس کے ذریعے شیطان اور اس کی ذریت کو اپنے گھر کا موقع فراہم کرنا ہے اس کے مفاسد کے پیش نظر مکمل طور پر اس سے اجتناب کرنا چاہیے اور بچوں کو سختی سے منع کرنا چاہیے اس کے لیے اگر بچوں کو تھوڑی بہت سزا دی جائے تو اس سے بچوں کے اخلاق متاثر نہیں ہوں گے جیسا کہ سائل نے اس خدشہ کا اظہار کیا ہے اسلامی غیرت اور دینی حمیت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ٹیلی ویژن کے متعلق اپنے اندر کوئی گوشہ نہ رکھا جائے اس کے نقصانات کی مختصر جھلک یہ ہے کہ ٹیلی ویژن ایسے حیا سوز ڈرامے اور فحش مناظر پیش کرتا ہے کہ انہیں دیکھ کر باحیا انسان کا سر شرم سے جھک جاتا ہے چوری ڈکیتی مار دھاڑ کی عملی تربیت دی جاتی ہے جس سے امن عامہ تباہ برباد ہو رہا ہے نیز اخلاق وکردار بگاڑنے میں بڑا مؤثر کردار سر انجام دے رہا ہے اس کے علاوہ تصویر کو اس میں نمایاں حیثیت دی جاتی ہے جو فتنہ وفساد کی اصل بنیاد ہے جسے شریعت نے حرام قرار دیا ہے ان کے علاوہ اور بھی بے شمار نقصانات ہیں جن کے پیش نظر اس سے کلی اجتناب کرنا ہی مناسب ہے ۔(واللہ اعلم)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاوی اصحاب الحدیث]

جلد:1 صفحہ:424